جادو کیا ہے؟

* محمد راشد خان اعوان

ABSTRACT

Topic is a research on reality of magic and magicians andrelated religious ruling in perspective of different doctrines. Whether a personcommitting magic remains Muslim or not? In this article a detailed descriptionmentioned. In addition ,objections raise against this subject has also been answered. One of the purposesis to raise awareness among the people so that they may deliberate why tointentionally engage in an activity that is prohibited by Allah and his prophets(Blessing and salutation on him) why to fall in abyss of infidelity despite ofstrong evidences mentioned in Quran and Hadith! Why to believe in magic spellsleaving aside Quranic verses and the holy supplications mention in Quran andSunnah.

Keywords: Magic, Magicians, Infidelity, Sharia, Islam, perspective,Doctrines, Prevention, Quran, Sunnah.

تعارف:

دورِ حاضر میں آئے دن جعلی پیر فقیروں کے دَم درود، جھاڑ پھونک، جادو ٹونے کے نام پر عوام الناس کو گمراہ کرنے کے واقعات اور ہوش ربا خبروں سے کون باخبر نہیں، ان کے غیر شرعی افعال نے اسلام کی عظیم روحانیت کی روح کو مجروح کر دیا ہے،لوگوں کو روحانیت اور تصوف جیسے تزکیہ نفس کرنے والے پاکیزہ طریقوں سے دور کر دیا ہے۔ آجکل لوگ نقل کی وجہ سے اصل سے بھی محروم ہو گئے ہیں۔ لہٰذا ان کی بڑھتی ہوئی بے راہ روی کو ملحوظِ رکھتے ہوئے راقم الحروف نے قلم اٹھایا اوراس موضوع کو(سحر کی حقیقت مختلفہ میں) قرآن و سنّت کی روشنی میں مدلّل انداز میں بیان کرنے کی سعی کی ہے۔ کیونکہ یہ موضوع بہت نازک ہے یعنی ایمان و کفر کا مسئلہ ہے لہٰذا شرعی دلائل سے ہر بات کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سحر کے شرعی ثبوت، سحر و ساحر کی حقیقت اس کے حکم اس کی اقسام سے متعلق تفصیلاً بحث کی گئی ہے۔ اور موضوع سے متعلق اعتراضات کے جوابات بھی دیے گئے ہیں۔ ہر ذی شعور جانتا ہے کہ جادو کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ کیونکہ نبی کریمؐ نے اسے ہلاکت کرنے والے کاموں میں شمار کیا ہے۔ اس کا سیکھنا اور سکھانا بھی حرام ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس شخص کا جادو کرنا اس کے اقرار / یا گواہی سے ثابت ہو اس کو قتل کر دیا جائے گا اور اس سے توبہ نہیں طلب کیجائے گی، اس معاملے میں مسلمان، ذمی، آزاد اور غلام سب برابر ہیں۔ اسی بات کو فقہائے احناف کا نظریہ میں بحوالہ ذکر کر دیا گیا ہے۔ عربی کا

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، سرسید یونیورسٹی، کراچی　　برقی پتا:rashidawan197999@mail.com

مشہور مقولہ ہے (العوام کالانعام) عوام الناس چوپائے کے مانند ہیں۔ جہاں چرواہا ہانک دے یہ ریوڑ اسی ڈگر پر چل پڑتا ہے، ہم آئے دن الیکٹرونک میڈیا، پرنٹ میڈیا، سوشل میڈیا اور دیگر ذرائع سے عوام الناس کے ان جعلی عاملوں کے چکر میں پھنس کر اپنا تن من دھن لٹانے کے واقعات سنتے رہتے ہیں، اور حیران و پریشان ہو کر اپنا سر دھنتے رہتے ہیں کہ یہ عوام کو کیا ہو گیا ہے یہ ہوش کے ناخن کیوں نہیں لیتے؟ عوام الناس کا اندھا اعتماد ان کو بربادی کے تاریک گڑھوں میں گراتا رہتا ہے پھر بھی لائن لگی ہوئی ہے، اور جعلی عاملین اپنی عیاشی کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں۔ اس وقت ضرورت ہے عوام الناس میں شعور بیدار کرنے کی کہ ان لوگوں سے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو بچاؤ یہ لوگ تمہیں سے پیسہ لے کر تمہاری بہن بیٹیوں کی عزت سے کھیلتے ہیں۔ جادو ٹونے کے ذریعے میاں بیوی میں جدائی ڈلواتے ہیں، باپ بیٹے میں جھگڑا کراتے ہیں، گھر کے گھر برباد کر دیتے ہیں، پورے خاندان اجاڑ دیتے ہیں اور غیر معمولی حرکات و خرافات سے امّت میں انتشار اور فتنہ و فساد برپا کرتے ہیں۔ ہم مسلمان ہیں ہمیں ہمارے مذہب نے جو تعلیمات فراہم کی ہیں بس اس پر عمل کریں، ان جعلی عاملوں کے آستانوں سے بچیں، جادو ٹونے، عملیات وغیرہ کرنے کرانے سے بچیں اور خود قرآن و سنت سے آگاہی حاصل کریں اور ان دعاؤں کو یاد کریں جو سنتِ نبوی علیہ التحیۃ والثناء سے ثابت ہیں۔ یہ موضوع ہماری شرعی رہنمائی اور ترکِ مفسدات کے لیے بہت معاون ثابت ہو گا۔

سحر کے معنیٰ و مفہوم:

امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں: سحر کا کئی معنی پر اطلاق کیا جاتا ہے:

۱) نظر بندی اور تخیلات جن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ جیسے شعبدہ باز یعنی نظر بندی کر کے حیرت انگیز کرتب دکھا کر دھوکا دینے والا) اپنے ہاتھ کی صفائی سے لوگوں کی نظریں پھیر دیتا ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

کہا تمہیں ڈالو جب انہوں نے ڈالا لوگوں کی نگاہوں پر جادو کر دیا اور انہیں ڈرا دیا اور بڑا جادو لائے۔(۱)

لوگوں کو ان جادو گروں کی رسیاں اور لاٹھیاں دوڑتے ہوئے سانپوں کی شکل میں دکھائی دینے لگیں اور وہ ڈر گئے۔

جبھی ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے ان کے خیال میں دوڑتی معلوم ہوئیں۔(۲)

۲) شیطان کا تقرّب حاصل کر کے اس کی مدد سے کوئی غیر معمولی کام (عام عادت کے خلاف) کرنا۔ قرآن پاک میں ہے:۔

ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں۔(۳)

۳) یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جادو سے کسی چیز کی ماہیت اور صورت بدل دی جاتی ہے۔ مثلاً انسان کو گدھا بنا دیا جاتا ہے، لیکن اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

۴) کسی چیز کو کُوٹ کر اور پِیس کر باریک کرنے کو بھی سحر کہتے ہیں۔ اسی لیے معدہ کے نظامِ ہضم کو سحر کہتے ہیں۔

۵) اور جس چیز میں کوئی معنوی لطافت اور باریکی ہو اس کو بھی سحر کہتے ہیں جیسے کہا جاتا ہے بعض بیان سحر ہوتے ہیں۔ (۴)

علامہ فیروز آبادی لکھتے ہیں: جس چیز کا ماخذ لطیف اور دقیق ہو وہ سحر ہے۔(۵)

ابن منظور لکھتے ہیں: نظر بندی کو بھی سحر کہتے ہیں، ایک چیز کسی صورت میں دکھائی دیتی ہے، حالانکہ وہ اس کی اصلی صورت نہیں ہوتی۔ جیسے دور سے چمکتا ہوئی ریت پانی کی طرح دکھائی دیتی ہے یا جیسے تیز رفتار سواری پر بیٹھے ہوئے شخص کو درخت اور مکانات دوڑتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں کسی چیز کی کیفیت کے پلٹ دینے کو بھی کہتے ہیں، کوئی شخص کسی بیمار کو تندرست کر دے یا کسی کے بغض کو محبت سے بدل دے تو کہتے ہیں اس نے اس پر جادو کر دیا۔(۶)

الزبیدی لکھتے ہیں: کسی چیز کو اس کی حقیقت سے پلٹ کر کسی اور طرف پھیر دینا سحر ہے، کیونکہ جب جادوگر کسی باطل کو حق کی صورت میں دکھاتا ہے اور کسی چیز کو اس کی حقیقت کے علاوہ کسی اور صورت میں ظاہر کرتا ہے تو اس نے اس چیز کو اس کی اصل سے پھیر دیا۔(۷)

علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں: سحر کے لغوی معنی ہیں جو چیز لطیف ہو اور اس کا سبب مخفی ہو۔ اس لیے حدیث شریف میں آیا ہے: (إن من البیان لسحرًا) بے شک بعض بیان تو جادو ہوتے ہیں۔ سحری کے وقت کو بھی سحور کہتے ہیں کیونکہ رات کا آخری حصّہ مخفی ہوتا ہے۔ اس رگ کو بھی سحر کہتے ہیں جو غذا کی جگہ ہے۔ ابو جہل نے یوم بدر عتبہ سے کہا تھا اس کی سحر یعنی رگ خوف کی وجہ سے پھول گئی ہے۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میرے سحر و نحر کے درمیان رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے، نحر سے مراد سینہ ہے جیسا کہ ارشاد ہوا: (سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ) یعنی لوگوں سے مخفی طور پر اپنا کام سر انجام دیا۔(۸)

امام بیضاوی لکھتے ہیں: لغت میں سحر اس چیز کو کہتے ہیں جس کے صدور کا سبب دقیق اور مخفی ہو۔(۹)

علامہ بغدادی لکھتے ہیں: جادو کو سحر اس لیے کہتے ہیں کہ اس کا سبب پوشیدہ ہوتا ہے اور اس کو چھپ کر ہی کیا جاتا ہے۔ بعض کا قول یہ ہے کہ سحر کا معنیٰ ہے: دور کرنا اور کسی چیز کو اس کو ظاہری رخ سے پھیر دینا۔ اہل عرب کہتے ہیں:

(ماسحرك عن كذا) یعنی کس بات نے تمہیں اس چیز سے دور کر دیا یا پھیر دیا۔ جادو گر بھی چونکہ باطل اور غلط بات کو سچ بنا کر پیش کرتا ہے اس لیے گویا اس نے چیز کو اس کے ظاہری رخ سے پھیر دیا۔ یہ سحر کی لغوی تحقیق کا بیان ہے۔ جہاں تک جادو کی حقیقت کا تعلق ہے سو اس بارے میں بعض کا قول یہ ہے کہ اس سے مراد "تمویہ" یعنی خلاف واقعہ جھوٹا بیان سنانا اور تخییل (Imaginary) ہے اور یعنی کسی چیز کے بارے میں لوگوں کے اندر دوسرا التصوّر پیدا کرنا۔(۱۰)

امام بیضاوی لکھتے ہیں: مختلف حیلوں، آلات، دواؤں اور ہاتھ کی صفائی سے جو عجیب و غریب کام کیے جاتے ہیں وہ سحر نہیں ہیں اور نہ وہ مذموم ہیں، ان کو مجازاً سحر کہا جاتا ہے کیونکہ ان کاموں میں بھی دقّت اور باریکی ہوتی ہے۔(۱۱)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی لکھتے ہیں:۔ شیطان اس کے تابع ہو جاتے ہیں اور اس کی مرضی کے مطابق اس کی مدد کرتے ہیں اور یہ الفاظ اور اعمال، نفوس اور ابدان میں امراض، موت اور جنون کا اثر پیدا کر دیتے ہیں، کان اور آنکھیں ایسی چیزیں سنتے اور دیکھتے ہیں جو ہوتی نہیں ہیں یا اصل میں چیزیں کچھ ہوتی ہیں اور دکھائی کچھ دیتی ہیں۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں فرعون کے جادوگروں نے رسیاں اور لاٹھیاں پھینکیں تو موسیٰ علیہ السلام اور تمام تماشائیوں نے انہیں دوڑتے ہوئے دیکھا۔ جادو کے عمل میں یہ تاثیر اللہ تعالیٰ نے آزمائش کے طور پر پیدا فرما دی ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ جادو اشیاء کی ذوات کو بھی بدل دیتا ہے یعنی انسان کو گدھا اور گدھے کو کتا بنا دیتا ہے۔(۱۲)

قرآن مجید سے جادو کا ثبوت:

آیت نمبر ا: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور اس کے پیرو ہوئے جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلطنتِ سلیمان کے زمانہ میں اور سلیمان نے کفر نہ کیا ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور وہ (جادو) جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت وماروت پر اترا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو نری آزمائش ہیں تو اپنا ایمان نہ کھو تو ان سے سیکھتے وہ جس سے جدائی ڈالیں مرد اور اس کی عورت میں اور اس سے ضرر نہیں پہنچا سکتے کسی کو مگر خدا کے حکم سے اور وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے گا نفع نہ دے گا اور بیشک ضرور انہیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا لیا آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور بیشک کیا بری چیز ہے وہ جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانیں بیچیں کسی طرح انہیں علم ہوتا۔(۱۳)

آیت نمبر ۲: جادوگر کہیں بھی آجائے وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔(۱۴)

پہلی بات یہ کہ معجزہ کے سامنے جادوگر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ دوسری بات جادوگر بظاہر کامیاب ہونے کے بھی ناکام ہی رہتا ہے۔ کیونکہ اس سے متعلق سخت وعیدیں مذکور ہیں۔

آیت نمبر ۳: کیا جادو کے پاس جاتے ہو دیکھ بھال کر۔(۱۵)

آیت نمبر ۴: ان کے جادو کے زور سے ان کے خیال میں دوڑتی معلوم ہوئیں۔(۱۶)

آیت نمبر ۵: اوران عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں۔(۱۷)

آیت نمبر ۶: کہا تمہیں ڈالو جب انہوں نے ڈالا لوگوں کی نگاہوں پر جادو کر دیا اور انہیں ڈرادیا اور بڑا جادو لائے۔(۱۸)

آیت نمبر ۷: پھر جب انہوں نے ڈالا موسیٰ نے کہا یہ جو تم لائے یہ جادو ہے اب اللہ اسے باطل کر دے گا اللہ مفسدوں کا کام نہیں بناتا۔(۱۹)

آیت نمبر ۸: بے شک ہم اپنے رب پر ایمان لائے کہ وہ ہماری خطائیں بخش دے اور وہ جو تو نے ہمیں مجبور کیا جادو پر اور اللہ بہتر ہے اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا۔(۲۰)

مولانا نعیم الدین مرادآبادی لکھتے ہیں: حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل جادو سیکھنے میں مشغول ہوئے تو آپ نے ان کو اس سے روکا اور ان کی کتابیں لے کر اپنی کرسی کے نیچے دفن کر دیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد شیاطین نے وہ کتابیں نکلوا کر لوگوں سے کہا کہ سلیمان علیہ السلام اسی کے سبب سلطنت چلاتے تھے بنی اسرائیل کے صلحاء و علماء نے تو اس کا انکار کیا لیکن ان کے جاہل لوگ جادو کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا علم بتا کر اس کے سیکھنے پر ٹوٹ پڑے۔ انبیاء کی کتابیں چھوڑ دیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام پر ملامت شروع کی سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ تک اسی حال پر رہے اللہ تعالیٰ نے حضور اکرمؐ پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی برأت میں یہ آیت نازل فرمائی۔ کیونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام نبی ہیں اور انبیاء کفر سے قطعاً معصوم ہوتے ہیں ان کی طرف سحر کی نسبت باطل و غلط ہے کیونکہ سحر کا کفریات سے خالی ہونا نادر ہے۔(۲۱)

امام عبدالرحمن بن علی الجوزی اس آیت کی شان نزول میں چار قول نقل کیے ہیں:

(۱) ابوصالح نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہاتھ سے ان کی سلطنت نکل گئی تو شیاطین جنّات نے سحر کو لکھ کر ان کی جائے نماز کے نیچے دفن کر دیا اور جب ان کی وفات ہوئی تو اس کو نکال لیا اور کہا ان کی سلطنت اس سحر کی وجہ سے تھی، مقاتل کا بھی یہی قول ہے۔

(۲) سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ آصف بن برخیا حضرت سلیمان علیہ السلام کے احکام لکھ لیا کرتے تھے اور ان کو ان کی کرسی کے نیچے دفن کر دیا کرتے تھے، جب حضرت سلیمان علیہ السلام فوت ہوگئے تو اس کتاب کو شیطانوں نے نکال لیا اور ہر دو سطر کے درمیان سحر اور جھوٹ

لکھ دیا اور بعد میں اس کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف منسوب کر دیا۔ (۳) عکرمہ نے کہا شیطانوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد سحر کو لکھا اور اس کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف منسوب کر دیا۔ (۴) قتادہ نے کہا شیطانوں نے جادو کو ایجاد کیا، حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس پر قبضہ کر کے اس کو اپنی کرسی کے نیچے دفن کر دیا تاکہ لوگ اس کو نہ سیکھیں، جب حضرت سلیمان علیہ السلام فوت ہوگئے تو شیطانوں نے اس کو نکال لیا، اور لوگوں کو سحر کی تعلیم دی اور کہا یہی حضرت سلیمان علیہ السلام کا علم ہے۔(۲۲)

مولانا نعیم الدین مراد آبادی لکھتے ہیں: جن لوگوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر جادوگری کی جھوٹی تہمت لگائی وہ کافر ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا گیا: (تو اپنا ایمان نہ کھو) یعنی جادو سیکھ کر اور اس پر عمل و اعتقاد کر کے اور اس کو مباح جان کر کافر نہ بنو۔ یہ جادو فرماں بردار و نافرمان کے درمیان امتیاز و آزمائش کے لیے نازل ہوا جو ایسا جادو سیکھے جو ایمان کے منافی کلمات یا افعال پر مشتمل ہوں اور پھر اس پر عمل کرے وہ کافر ہو جائے گا۔ جو جادو سے بچے نہ سیکھے، یا سیکھے اور اس پر عمل نہ کرے اور اس کے کفریات کا معتقد نہ ہو وہ مومن رہے گا۔ جو سحر کفر ہے اس کا عامل اگر مرد ہو قتل کر دیا جائے گا۔ جو جادو کفر نہیں مگر اس سے جانیں ہلاک کی جاتی ہیں اس کے عامل مرد ہو یا عورت ان سے قطع تعلق کا حکم ہے۔(۲۳)

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں پانچ سورہِ فلق اور چھ سورہ الناس میں ہر ایک آیت کے پڑھنے کے ساتھ ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ سب گرہیں کُھل گئیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بالکل تندرست ہوگئے۔(۲۴) (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو ہونے سے بعض جیّد علما نے اختلاف کیا ہے۔ اِس مقالہ میں سحر اور جادو کے حوالے سے جو کچھ لکھا گیا ہے' یہ مقالہ نگار کا نقطۂ نظر ہے۔ ہم ہر نقطۂ نظر کو شائع کرتے ہیں۔ اِسے "معارف مجلۂ تحقیق" کا نقطۂ نظر نہ سمجھا جائے۔ مدیر)

امام بخاری نقل فرماتے ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے شفاء دی ہے، لہٰذا میں نے ناپسند کیا کہ اس شر کو مشہور کروں، پھر حکم ارشاد فرمایا تو انہیں دفن کر دیا گیا۔(۲۵)

اس سے جادو کا ثبوت اور حقیقت معلوم ہوئی، مزید ایک اور روایت سنیئے! امام بیہقی نقل فرماتے ہیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ (أن جاریۃ لہا سحر تہا) اِن کی ایک باندی نے ان پر جادو کیا۔(۲۶)

امام بخاری نقل فرماتے ہیں: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ! وہ کونسی سات چیزیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: (۱) اللہ

کے ساتھ شرک کرنا (۲) جادو کرنا(۳)ایسی جان کو ناحق قتل کرنا جس کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے (۴)یتیم کا مال کھانا(۵)سود خوری کرنا(۶)جنگ والے دن بھاگ جانا(۷) پاکدامن مؤمن اور انجان عورتوں پر غلط الزام لگانا۔(۲۷)

امام بزار نقل فرماتے ہیں: رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: جس نے فال نکالی یافال نکلوائی یا جس نے قسمت کا حال بتایا اور جس نے پوچھا، یا جس نے جادو کیا یا کرایا، اور جس نے (منتر پڑھ کر) گرہ لگائی، ایسے شخص کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔(۲۸)

امام احمد بن محمد بن حنبل نقل فرماتے ہیں: رسول اللہؐ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تین شخص جنّت میں داخل نہ ہوں گے۔ شراب ہمیشہ پینے والا اور قاطعِ رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔(۲۹)

علامہ مولانا علی بن سلطان قاری الحنفی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: (ومصدق بالسحر أی القائل بتأثیرہ لذاتہ) جادو کی تصدیق کرنے والے سے مُراد وہ شخص ہے جو جادو کی تاثیر بِذاتہٖ (یعنی اِس میں اللہ کے دیے بغیر خود بخود تاثیر ہونے) کا قائل ہو۔(۳۰)

سحر و ساحرِ کی حقیقت، مختلف نظریات:

علامہ تفتازانی لکھتے ہیں: کسی خبیث اور بدکار شخص کے مخصوص عمل کے ذریعے کوئی غیر معمولی اور عام عادت کے خلاف کام یا کوئی چیز صادر ہو اس کو سحر کہتے ہیں۔ اور یہ باقاعدہ کسی استاد کی تعلیم سے حاصل ہوتا ہے، اس اعتبار سے سحر معجزہ اور کرامت سے مختلف ہے، سحر کسی شخص کی طبیعت یا اس کی فطرت کا خاصہ نہیں ہے اور یہ بعض جگہوں، بعض اوقات اور بعض شرائط کے ساتھ مخصوص ہے، جادو کا معارضہ کیا جاتا ہے اور اس کو کوشش سے حاصل کیا جاتا ہے۔ سحر کرنے والا فاسق کے ساتھ ملعون ہوتا ہے، ظاہری و باطنی نجاست میں ملوث ہوتا ہے اور دنیا اور آخرت میں رسوا ہوتا ہے۔ اہل حق کے نزدیک سحر ہو جانا عقلاً جائز ہے اور قرآن اور سنت سے ثابت ہے، اسی طرح نظر لگنا بھی جائز اور ثابت ہے۔(۳۱)

معتزلہ کے نزدیک سحر کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ یہ محض نظر بندی ہے اور اس کا سبب، کرتب، ہاتھ کی صفائی، اور شعبدہ بازی (نظر بندی کر کے حیرت انگیز کرتب دکھا کر دھوکا دینے والا) ہے۔(۳۲)

جادو سے متعلق احناف کا نظریہ یہ ہے کہ اس کا وجود اور حقیقت ہے اور اس پر عمل کرنا کفر ہے۔ اور یہ اس صورت میں ہے جب کہ (جادو کرنے والا) یہ عقیدہ رکھے کہ چیزوں کو ان کی حقیقت سے پھیرنے میں ستارے ہی مؤثر ہیں۔ احناف کی دلیل یہ ہے کہ سحر فی نفسہٖ ممکن ہے اور اللہ تعالی اس کو پیدا کرنے پر قادر ہے اور اس کا خالق

ہے اور جادوگر صرف فاعل اور اس کا سبب ہے اور اس کے واقع ہونے اور حق ہونے پر تمام فقہاء اسلام کا اجماع ہے۔ اس کا ثبوت قرآن مجید کی سورۂ بقرہ کی آیات ۱۰۲ اور ۱۰۳ میں ہے۔(۳۳)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ: اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں۔(۳۴)

اگر جادو کی کوئی حقیقت نہ ہوتی تو اللہ تعالی حضورؐ کو اس کے شر سے پناہ طلب کرنے کا حکم نہ دیتا۔ ان آیات سے معلوم ہوا کہ سحر ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ اور اس کے ذریعے نقصان پہنچ جاتا ہے، مرد اور اس کی بیوی میں علیحدگی ہو جاتی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جادو لوگوں کی قوّت خیال کو تبدیل کر دیتا ہے، انہیں بیمار کر دیتا ہے اور بسا اوقات قتل بھی کر دیتا ہے، یہاں تک کہ اس شخص پر قصاص واجب ہو گا جس نے جادو کے ذریعے کسی کو قتل کیا۔(۳۵)

علامہ خازن لکھتے ہیں: بعض علماء کرام کا قول ہے کہ چیزوں کو ان کی حقیقت سے پھیرنے میں جادو کا اثر ہوتا ہے چنانچہ یہ انسان کو گدھا اور گدھے کو کتا بنا دیتا ہے۔ اور بسا اوقات جادوگر ہوا میں اڑتا ہے لیکن یہ قول اہل سنّت کے نزدیک ضعیف اور کمزور ہے۔ کیونکہ اہل سنّت اس بات کے قائل ہیں کہ جادوگر کے عمل کے وقت جو چیزیں رونما ہوتی ہیں ان تمام کو پیدا کرنے اور انجام دینے والا اللہ تعالی ہے۔ یہ بات نہیں کہ جادوگر ان چیزوں کو انجام دیتا ہے اور ان میں مؤثر ہوتا ہے۔

اس بارے میں صحیح ترین بات یہ ہے کہ جادو لوگوں کی قوّت خیال کو تبدیل کر دیتا ہے۔ اور جسموں میں مختلف امراض، پاگل پن، اور موت کے ساتھ اثر انداز ہوتا ہے۔

اس پر دلیل یہ ہے کہ کلام طبیعتوں میں مؤثر ہوتا ہے۔ بعض اوقات انسان ناگوار باتیں سنتا ہے اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کئی لوگ مختلف باتیں سن کر مر چکے ہیں۔ جادو کی حیثیت بالکل ایسی ہی ہے جیسے جسم میں مختلف بیماریاں۔(۳۶):

امام ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں: سحر میں اختلاف ہے ایک قول یہ ہے کہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے یہ صرف تخیل ہے۔

علامہ ابو بکر رازی حنفی، علامہ استر باذی شافعی، ابن حزم ظاہری کی یہی رائے ہے۔ علامہ نووی نے کہا کہ صحیح یہ ہے کہ سحر کی حقیقت ہے جمہور کے نزدیک یہ قطعی ہے اور عام علماء کرام کی یہی رائے ہے، اور کتاب و سنت صحیحہ و مشہورہ اس پر دلالت کرتے ہیں۔ اختلاف صرف اس امر میں ہے کہ جادو سے حقیقت بدل سکتی ہے یا نہیں؟ جو سحر

کو صرف تخیل کہتے ہیں وہ اس بات کا انکار کرتے ہیں۔اور جو اس کی حقیقت کے قائل ہیں ان کا بھی اس میں اختلاف ہے: کوئی کہتا ہے کہ جادو کی تاثیر صرف کسی چیز کے مزاج میں ہوتی ہے، جیسے تندرست و توانا آدمی کو بیمار کر دینا۔ یا اس سے کسی چیز کی حقیقت بھی بدل جاتی ہے: جیسے پتھر کو حیوان بنا دینا۔ جمہور یہ کہتے ہیں کہ اس کا اثر صرف مزاج میں ہوتا ہے۔اور بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ اس سے حقیقت بدل جاتی ہے۔(۳۷)

امام بخاری نقل فرماتے ہیں: حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: رسول اللہؐ پر جادو کر دیا گیا حتی کہ آپؐ یہ خیال کرتے تھے کہ آپ نے کوئی کام کیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا۔(۳۸) امام احمد بن حنبل نقل فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ پر جادو کیا گیا تو!(فَتَكَوَّعَتْ يَدِي) تو میری کلائی ٹیڑھی ہو گئی۔(۳۹) علامہ تفتازانی لکھتے ہیں: سحر ہر زمانہ اور ہر وقت میں نہیں پایا جاتا، اور نہ ہر علاقہ اور ہر جگہ میں پایا جاتا ہے، اور نہ سحر کا اثر ہر وقت ہو سکتا ہے اور نہ ہر معاملہ میں جادوگر کا تسلط ہوتا ہے۔(۴۰) مقصد یہ کہ جادوگر ہر وقت کامیاب ہو یہ ممکن نہیں، بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جادوگر کا جادو زمانہ کے ساتھ، علاقہ و جگہ کے ساتھ خاص ہوتا ہے۔ لہٰذا جادو کا اثر نہ ہونے سے جادو کا انکار نہیں کیا جائے گا۔

سحر سے متعلق اعتراضات اور علامہ تفتازانی کے جوابات:

پہلا اعتراض: نبیٔ اکرمؐ پر جادو کا اثر کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ قرآن کریم میں ہے: (وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ) اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے۔(۴۱)

الجواب: اللہ تعالی نے جو فرمایا کہ وہ نبی کریمؐ کو محفوظ رکھے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ آپ کو لوگوں کے ہلاک کرنے سے محفوظ رکھے گا، اور آپ کی نبوت میں خلل ڈالنے سے محفوظ رکھے گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جادوگر آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا، یا آپ کے بدن میں کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔(۴۲)

دوسرا اعتراض: دوسرا اعتراض یہ ہے کہ قرآن مجید میں ہے: جبکہ ظالم کہتے ہیں تم پیچھے نہیں چلے مگر ایک ایسے مرد کے جس پر جادو ہوا۔ دیکھو انہوں نے تمہیں کیسی تشبیہیں دیں تو گمراہ ہوئے کہ راہ نہیں پاسکتے(۴۳) کفّار نے کہا کہ آپ پر جادو کیا ہوا ہے تو اللہ تعالی نے اس پر ان کفار کو گمراہ فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ پر جادو کا اثر نہیں ہو سکتا، اور صحیح بخاری میں یہ حدیث ہے کہ آپ پر جادو کا اثر ہوا۔

الجواب: اس کا جواب یہ ہے کہ کفار کی مراد یہ تھی کہ جادو کے اثر سے آپ کی عقل زائل ہو گئی ہے اور آپ کا دعویٰ نبوت کرنا اور وحیٔ الٰہی کو بیان کرنا اسی جادو کے اثر سے ہے، اور اسی جادو کے اثر کی وجہ سے آپ نے عربوں کے دین کو ترک کر دیا، اور حدیث میں جادو کے جس اثر کا بیان ہے اس کا اثر آپ کی عقل پر نہیں تھا بلکہ آپ کے

حواس پر تھا۔ آپ نے کوئی کام نہیں کیا ہوتا تھا اور آپ خیال کرتے تھے کہ آپ نے وہ کام کر لیا ہے اور جس طرح آپ پر بیماری کا طاری ہونا، آپ کا سواری سے گرنا، جسم سے خون کا نکلنا عوارض بشریہ کی وجہ سے تھا اور نبوت کے منافی نہیں تھا اسی طرح آپ پر جادو کا اثر ہونا عوارض بشریہ سے تھا اور یہ آپ کی نبوت کے منافی نہیں تھا اور اس میں حکمت عملی یہ تھی کہ سحر زدگی کے لیے بھی آپ کی زندگی میں نمونہ ہو۔(۴۴)(جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کے قائل ہیں، وہ قرآن وحدیث سے کوئی مستند دلیل نہیں دے سکے کہ کن امور میں جادو کا اثر ہوا اور کن اُمور میں نہیں ہوا۔مدیر)

تیسرا اعتراض: تیسرا اعتراض کیا جاتا ہے قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصّہ میں ہے: جبھی ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے ان کے خیال میں دوڑتی معلوم ہوئیں۔(۴۵)اس سے معلوم ہوا کہ جادو کی کوئی حقیقت نہیں ہے یہ صرف نظر بندی ہے اور کسی کے ذہن میں خیال ڈالنا ہے۔

الجواب: علامہ تفتازانی لکھتے ہیں کہ اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ فرعون کے جادوگروں کا سحر یہی تخیل اور نظر بندی تھا لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کے علاوہ جادو کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔(۴۶)

علامہ مازری نے کہا کہ سحر، معجزہ اور کرامت میں فرق ہے کہ سحر بعض اقوال اور افعال خبیثہ سے مکمل ہوتا ہے، اور کرامت میں اس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ عموماً اتفاقی طور پر صادر ہوتی ہے۔ اور معجزہ میں چیلنج ہوتا ہے۔ امام الحرمین نے یہ نقل کیا کہ سحر صرف فاسق سے صادر ہوتا ہے اور کرامت کا ظہور فاسق سے نہیں ہوتا۔(۴۷)

سحر سیکھنے / سکھانے کا شرعی حکم:

علامہ خازن لکھتے ہیں: اصل کے اعتبار سے جادو کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم اور اس کا حکم: ایک قسم وہ ہے کہ کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہ آدمی یہ عقیدہ رکھے کہ اس کام میں اس کی اپنی طاقت کا دخل ہے اور اس کی اپنی ذات مؤثر ہے / یا یہ عقیدہ رکھے کہ ستارے ہی اثر کرنے والے اور کام کرنے والے ہیں۔ جب جادو اس حد تک پہنچ جائے تو آدمی اللہ تعالیٰ کا منکر ہو جاتا ہے۔ اور اس کا قتل واجب ہو جاتا ہے۔(۴۸)

امام ترمذی نقل فرماتے ہیں: حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا:(حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ) جادوگر کی سزا تلوار سے گردن اڑا دینا ہے۔(۴۹)

امام بیہقی نقل فرماتے ہیں: حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جادوگر مرد ہو یا عورت ہو ان کو قتل کر دیا جائے، فرمایا: ہم نے تین جادوگروں کو قتل کیا ہے۔(۵۰)

دوسری قِسم اور اس کا حکم: جادو کی دوسری قسم تخیل یعنی نظر بندی ہے۔ یہ قسم نجیات (حقیقت پہ پردہ ڈالنا) اور شعبدہ بازی (نظر بندی کر کے حیرت انگیز کرتب دکھا کر دھوکا دینے والا) سے ملتی جلتی ہے۔ اسکا کرنے والا یہ عقیدہ نہیں رکھتا ہے کہ اس میں اس کی اپنی طاقت کا دخل ہے اور نہ ہی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ ستارے حقیقتاً مؤثر ہیں۔ بلکہ وہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ قدرت اللہ عزوجل ہی کی ہے اور وہی حقیقی مؤثر ہے۔ تو اس قدر جادو سے آدمی کافر نہیں ہوتا۔ لیکن یہ گناہ ہے اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور اس کا کرنا بھی حرام ہے۔ اگر جادو کرنے والے نے اپنے جادو کے ذریعہ کسی کو قتل کر دیا تو قصاص میں جادو کرنے والے کو قتل کر دیا جائے گا۔(۵۱)

امام مالک لکھتے ہیں: نبی اکرمؐ کی زوجہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باندی کو قتل کر دیا جس نے حضرت حفصہ پر جادو کیا تھا۔ حالانکہ حضرت حفصہ اس کو مدبّرہ (غلامی سے نجات کی ایک صورت) کر چکی تھیں لیکن انہوں نے اس کے قتل کا حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔(۵۲)

مؤثر ہونے کے اعتبار سے جادو کی تین قسمیں ہیں:

پہلی قسم: سیمیا: علامہ سید محمد امین ابن العابدین الشامی (متوفی ۱۲۵۲ھ) سحر کی وضاحت کرتے ہوئے اس کی قسمیں بیان فرماتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے: سحر کی ایک قسم سیمیا ہے جو زمینی خصائص سے مرکب ہوتی ہے اور یہ قِسم حواس خمسہ یا بدن کے کچھ حصّہ میں حقیقت کے خلاف عمل کر دکھاتی ہے، یا محض کھانے، پینے اور سونگھنے میں نظر بندی کر دی جاتی ہے۔ یعنی جن چیزوں کا حقیقت میں وجود نہیں اس قسم کے ذریعے اس کو دیکھا اور محسوس کیا جا سکتا ہے۔(۵۳)

فیروز اللغات میں ہے: سحر (جادو) کی ایک قسم سیمیا ہے۔ سیمیا ایسے طلسم کو کہتے ہیں جس کے ذریعے روح کو ایک جسم سے دوسرے جسم میں منتقل کر سکتے ہیں اور ایسی اشیاء جن کا حقیقت میں کوئی وجود نہ ہو لوگوں کو دکھا سکتے ہیں۔(۵۴)

دوسری قسم ھیمیا ہے۔ یہ آسمانی چیزوں سے متعلق اشیاء میں اثر کرتی ہے۔

تیسری قِسم: تغیُّرِ اَحوالِ حقیقی: اس سے بعض اشیاء کی حقیقی احوال میں تاثیر واقع ہوتی ہے۔ سحر کی اور بھی کئی قسمیں ہیں۔(۵۵)

علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں: ابو عبد اللہ رازی نے جادو کی آٹھ قسمیں بوجہ لطافت ذکر فرمائی ہیں: (۱) کذّابوں اور کُشدانیوں کا جادو: یہ لوگ ستاروں کی پوجا کرتے تھے، اور یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ دنیا کا انتظام ان ستاروں سے ہے اور خیر و شر کے یہی مالک ہیں۔ اس قوم کی تکذیب و تردید کے لیے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو مبعوث

فرمایا گیا تھا۔ (۲) اَصحابُ الاَوھَام اور نفوس القویّۃ کا جادو: یہ بھی ایک قسم کا جادو ہے، اس کا تعلق وَہم اور خیال و گمان سے ہے۔ (۳) زمین یا رواح سے استعانت طلب کرنا۔ اس کی دو قسمیں ہیں: ا۔ مؤمنین۔ ۲۔ کفار (و ہشیاطین ہیں) یہ عمل جادو ٹونے، دھوئیں اور خلوت کے ساتھ کیا جاتا ہے اسے سحر بالعزائم یا عملِ تسخیر بھی کہتے ہیں۔ (۴) تخیلات پر قابو پالینا، آنکھوں پر پردہ ڈال دینا اور شعبدہ بازی ہے۔ فرعون کے جادوگروں کا جادو بھی اسی قسم کا شعبدہ (نظر بندی، جادو کا ہنر و کھیل) تھا۔ (۵) فن و ہنر کی مدد سے بعض آلات کو اس طرح فٹ کرنا کہ ان سے عجیب و غریب حرکات ظاہر ہوں۔ (۶) بعض ادویہ کے مخفی خواص معلوم کر کے انہیں کام میں لانا۔ اسی طرح بعض نام نہاد فقیر لوگوں کو فریب دے کر حیلہ کرتے ہیں اور ان خواص سے مدد لیتے ہیں۔ جیسے آگ میں گھس جانا اور سانپوں کو پکڑ لینا۔ (۷) دلوں کو قابو کر لینا۔ یعنی یہ دعویٰ کرنا کہ میرے پاس اسمِ اعظم / یاجنّات ہیں۔ ضعیف العقل اور قلتِ شعور کا شکار لوگ اس کو سچ سمجھ لیتے ہیں یوں ان سے مرعوب ہو جاتے ہیں۔ (۸) چغل خوری کی کوشش کرنا اور مختلف حیلے بہانوں سے کسی کے دل میں گھر کر لینا اور اسے اپنا گرویدہ بنا لینا۔(۵۶)

علامہ خازن لکھتے ہیں: جادو کا حکم ہے کہ یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے جن سے ہمیں روکا گیا ہے اور اس کا سیکھنا حرام ہے۔ مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہؐ نے جادو کو کبیرہ گناہوں میں شمار فرمایا ہے اور اس کو شرک کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ہمیں اس سے بچنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔(۵۷)

امام نووی لکھتے ہیں: جادو کے سیکھنے یا سکھانے میں کوئی قول یا فعل کفر کا تقاضہ کرتا ہو تو کفر ہے ورنہ گناہ کبیرہ ہے۔(۵۸)

امام ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں: (اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ) میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جادو کا علم سیکھنا اور اس پر عمل کرنا کفر ہے۔(۵۹)

علامہ دردیر لکھتے ہیں: امام رضی اللہ عنہ کا قول یہ ہے کہ جادو کا سیکھنا اور سکھانا کفر ہے خواہ اس سے جادو کا عمل نہ کیا جائے، کیونکہ شیاطین کی تعظیم کرنا اور حوادث کی نسبت اس کی طرف کرنا یہ ایسا کام ہے کہ کوئی عاقل مسلمان یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا کہ یہ فعل کفر نہیں ہے، اگر جادو کا توڑ اسی کی مثل جادو سے کیا جائے تو یہ کفر ہے۔ اگر یہ کام آیات قرآنیہ اور اسماء الٰہیہ سے ہو جائیں تو پھر یہ کفر نہیں ہے۔ البتہ اگر جادو کے ذریعہ دو آدمیوں میں عداوت پیدا کی جائے یا کسی کی جان اور مال کو نقصان پہنچایا جائے تو یہ حرام ہے۔(۶۰)

علامہ ابن قدامہ لکھتے ہیں: جادو کا سیکھنا اور سکھانا حرام ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں اہل علم کا اتفاق ہے۔ جادو کے سیکھنے اور جادو کے عمل کی وجہ جادو گر کی تکفیر کی جائے گی۔ خواہ وہ جادو کے حرام ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو یا اس کے مباح ہونے کا۔(۶۱)

جماعۃ العلماء و نظام الدین بلخی نقل فرماتے ہیں: ایک علم جس سے اجتناب واجب ہے اور وہ سحر و علم فلسفہ و طلسمات ہے اور علوم نجوم سوائے بقدر حاجت کہ جس سے اوقاتِ نماز و طلوع فجر و استقبال قبلہ و راستہ کی راہنمائی ہو۔(۶۲)

علامہ شامی لکھتے ہیں: سحر کی ہر قسم کفر نہیں ہے کیونکہ کسی کو نقصان پہنچانے کی وجہ سے تکفیر نہیں کی جاتی، بلکہ کسی کفریہ امر کی وجہ سے تکفیر کی جاتی ہے، مثلاً ستاروں میں الوہیت کا اعتقاد رکھا جائے یا قرآن مجید کی اہانت کی جائے، یا کفریہ کلمہ کہا جائے، یا اس طرح کا اور کوئی امر واقع ہو جس پر کفر کا حکم لگے۔ اور یہ کلام امام الہدی ابو منصور ماتریدی کے موافق ہے۔ لیکن جادو گر کی تکفیر نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کو قتل بھی نہ کیا جائے، بلکہ جادو گر کو فساد برپا کرنے کے سبب قتل کیا جائے گا، جیسا کہ تذکرہ گزرا۔ پس جب اس کا سحر کی وجہ سے نقصان پہنچانا ثابت ہو جائے اگرچہ وہ کفریہ عقائد والا نہ ہو تو بھی اس کے شر کو دفع کرنے کے لیے قتل کر دیا جائے گا جیسا کہ گلہ گھونٹنے والے اور ڈاکوؤں کو ان کے ضرر کی وجہ سے قتل کر دیا جاتا ہے۔(۶۳)

جادو کے شرعی حکم سے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ: علامہ شامی لکھتے ہیں: جادو گر جب تک کسی کفریہ امر کا اعتقاد نہ کرے اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ النہر الفائق میں اسی پر اعتماد کیا ہے۔ اور شارح تنویر الابصار نے بھی اس کی اتباع کی ہے اور جادو گر کو مطلقاً قتل کر دیا جائے گا۔ فتاوی قاضی خان میں ہے کہ جو شخص کسی آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق کے لیے عمل کرے، وہ مرتد ہے اور اس کو قتل کر دیا جائے گا مگر شرط یہ ہے کہ وہ جدا کرنے میں اس عمل کے مؤثر ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو۔ اور جو شخص لوگوں کو تکلیف پہنچانے کے لیے جادو کرتا ہو اس کو قتل کر دیا جائے گا اور جو تجربہ کے لیے کرتا ہو اور اس پر اعتقاد نہ رکھتا ہو اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔

امام اعظم رحمۃ اللہ نے فرمایا: جس شخص کا جادو کرنا اس کے اقرار / یا گواہی سے ثابت ہو اس کو قتل کر دیا جائے گا اور اس سے توبہ نہیں طلب کی جائے گی، اس معاملے میں مسلمان، ذمی، آزاد اور غلام سب برابر ہیں۔ اور بعض علماء نے کہا: مسلمان جادو گر قتل کیا جائے گا کتابی نہیں۔ کیونکہ جادو گر سے مراد وہ شخص نہیں ہے جو معوّذات (قرآن کی آخری دو سورتوں) سے جادو کو دور کرتا ہو، نہ طلسم کرنے والا شعبدہ باز مراد ہے۔

علامہ ابن ہمام نے ہمارے بعض اصحاب سے سحر کا حکم کفر نقل کیا ہے وہ اس پر مبنی ہے کہ سحر کی حقیقت کلمات کفریہ کہنے پر موقوف ہے۔

علامہ محمد علاؤ الدین علی بن الحصکفی (متوفی ۱۰۸۸ھ) لکھتے ہیں: کہ اگر پکڑے جانے سے پہلے جادو گر نے توبہ کرلی تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی اور قتل نہیں کیا جائے گا ورنہ توبہ قبول نہیں ہوگی اور قتل کیا جائے گا۔(۶۴)

جادو کے شرعی حکم سے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ: امام نووی لکھتے ہیں: جادو کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ کیونکہ نبی کریمؐ نے اسے ہلاکت کرنے والے کاموں میں شمار کیا ہے۔ اس کا سیکھنا اور سکھانا بھی حرام ہے۔ اگر جادو کرنے والے کے قول یا فعل میں کوئی چیز کفر کی مقتضی ہو تو جادو کرنا کفر ہے۔ ورنہ نہیں بلکہ گناہ کبیرہ ہے۔ اسی طرح جادو کے سیکھنے یا سکھانے میں کوئی قول یا فعل کفر کا تقاضہ کرتا ہو تو کفر ہے ورنہ گناہ کبیرہ ہے۔ ہمارے نزدیک جادو گر کو قتل نہیں کیا جائے گا اس سے توبہ طلب کی جائے گی اگر اس نے توبہ کرلی تو اس کی توبہ قبول کرلی جائے گی۔ مزید فرماتے ہیں: ہمارے بعض اصحاب نے یہ کہا کہ جادو کا سیکھنا جائز ہے تاکہ انسان کو جادو کی معرفت ہو اور وہ جادو کے ضرر سے بچ سکے اور جادو گر کا رد کر سکے، اور ان کے نزدیک جادو کی ممانعت جادو کرنے پر محمول ہے، جادو سیکھنے پر نہیں۔(۶۵)

جادو کے شرعی حکم سے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ: علامہ دردیر مالکی لکھتے ہیں: علامہ ابن العربی نے سحر کی یہ تعریف کی ہے کہ یہ وہ کلام ہے جس میں غیر اللہ کی تعظیم کی جاتی ہے اور اس کی طرف حوادث کائنات کو منسوب کیا جاتا ہے، امام رضی اللہ عنہ کا قول یہ ہے کہ جادو کا سیکھنا اور سکھانا کفر ہے خواہ اس سے جادو کا عمل نہ کیا جائے، کیونکہ شیاطین کی تعظیم کرنا اور حوادث کی نسبت اس کی طرف کرنا یہ ایسا کام ہے کہ کوئی عاقل مسلمان یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا کہ یہ فعل کفر نہیں ہے، اگر جادو کا توڑ اسی کی مثل جادو سے کیا جائے تو یہ کفر ہے، جادو کے توڑ کے لیے کسی کو کرایہ پر لینا جائز ہے، بہ شرطیکہ جادو سے یہ توڑ نہ کیا جائے، جادو کے ذریعہ احوال اور صفات میں تغیر ہو جاتا ہے اور حقائق بدل جاتے ہیں۔ اگر یہ کام آیات قرآنیہ اور اسماء الٰہیہ سے ہو جائیں تو پھر یہ کفر نہیں ہے۔ البتہ اگر جادو کے ذریعہ دو آدمیوں میں عداوت پیدا کی جائے یا کسی کی جان اور مال کو نقصان پہنچایا جائے تو یہ حرام ہے۔ اگر کوئی شخص علی الاعلان جادو کرتا ہو تو اس کو قتل کر دیا جائے گا اور اس کا مال لوٹ کیا جائے گا۔ بہ شرطیکہ وہ توبہ نہ کرے۔(۶۶)

جادو کے شرعی حکم سے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ: علامہ عبد اللہ بن احمد بن محمد ابن قدامۃ المقدسی (متوفی ۶۲۰ھ) لکھتے ہیں: جادو کا سیکھنا اور سکھانا حرام ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں اہل علم کا اتفاق ہے۔ جادو کے سیکھنے اور جادو کے عمل کی وجہ جادوگر کی تکفیر کی جائے گی۔ خواہ وہ جادو کے حرام ہونے

کا اعتقاد رکھتا ہو یا اس کے مباح ہونے کا، اور امام احمد سے ایک روایت یہ ہے کہ اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی، کیونکہ عراف، کاہن اور جادو گر کے متعلق میری رائے یہ ہے کہ ان کے ان افعال پر ان سے توبہ طلب کی جائے۔ کیونکہ میرے نزدیک وہ حکماً مرتد ہیں اگر وہ توبہ کرلیں تو ان کو چھوڑ دیا جائے۔ راوی نے پوچھا اگر توبہ نہ کرے تو اس کو قتل کیا جائے گا؟ تو کہا نہیں بلکہ اس کو قید میں رکھا جائے گا حتی کہ وہ توبہ کرلے، راوی نے پوچھا اس کو قتل کیوں نہیں کیا جائے گا؟ کہا جب تک وہ نماز پڑھتا ہے تو اس کی توبہ اور رجوع کی توقع ہے۔ امام احمد کا یہ کلام اس پر دلالت کرتا ہے کہ جادوگر کافر نہیں ہے۔(۶۷)

علامہ ابن قدامہ جادوگر کے کفر پر استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں: (وَمَا كَفَرَ سُلَيۡمَانُ) سلیمان نے کفر نہیں کیا۔(۶۸) یعنی انہوں نے جادو نہیں کیا حتّی کہ ان کی تکفیر کی جائے اور جو فرشتوں نے کہا: ہم تو محض آزمائش ہیں تو تم جادو سیکھ کر کفر نہ کرو، یعنی اس سے باخوبی معلوم ہو گیا کہ جادو سیکھنا بھی کفر ہے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جادو گر کافر ہے۔ حضرت عمر، حضرت عثمان بن عفان، حضرت ابن عمر، حضرت حفصہ، حضرت جندب بن عبداللہ، حضرت حبیب بن کعب، حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہم کا قول یہ ہے کہ جادوگر کو حد کے طور پر قتل کیا جائے گا۔ امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک علیہما الرحمۃ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اس میں اختلاف ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا مسلمان کو قتل کرنا صرف تین وجہوں سے جائز ہے۔ ایمان لانے کے بعد کفر کرے، شادی کرنے کے بعد زنا کرے، یا ناحق قتل کرے۔ (متفق علیہ) جادوگر نے ان میں سے کوئی کام نہیں کیا اس لیے اس کو قتل نہیں کیا جائے گا، اس کا جواب یہ ہے کہ سحر کرنا بھی ارتداد ہے، نیز حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریمؐ سے روایت کرتے ہیں کہ جادوگر کی حد اس کو تلوار سے مارنا ہے۔(ابن المنذر) اور امام ابو داود نے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر جادوگر کو قتل کر دو۔(۶۹)

علامہ مرداوی لکھتے ہیں: جادوگر کی تکفیر کی جائے گی اور اس کو قتل کیا جائے گا، یہی مذہب ہے اور یہی جمہور اصحاب کا نظریہ ہے، ایک روایت یہ ہے کہ اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی اور جو شخص دواؤں اور دھوئیں سے شعبدہ بازی کرتا ہو اس کو صرف تعزیر دی جائے گی۔(۷۰)

خلاصہ اور تجزیہ:

امام مالک اور امام احمد علیہما الرحمۃ کی ایک روایت میں سَاحِرِ (جادوگر) مطلقاً کافر ہے اور امام شافعی اور امام اعظم ابو حنیفہ علیہما الرحمۃ کے نزدیک جادوگر مطلقاً کافر نہیں ہے۔ اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ امام مالک اور امام احمد کے نزدیک سحر کفریہ عقائد اور کفریہ اقوال اور افعال کے بغیر متحقق نہیں ہوتا، اس لیے وہ سحر کو مطلقاً کفر کہتے ہیں۔ اور

امام شافعی اور امام اعظم کے نزدیک سحر عام ہے یہ کفر کے بغیر بھی ہو سکتا ہے اس لیے سحر مطلقاً کفر نہیں ہے۔ البتہ جس سحر میں کفر کا دخل ہو وہ ان کے نزدیک بلاشبہ کفر ہے جیسا کہ ان کی عبارت سے واضح ہے۔ اور اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ سحر حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے اور اس کا سیکھنا اور سکھانا بھی حرام ہے، البتہ بعض شافعیہ سے یہ منقول ہے کہ دفع ضرر کے لیے جادو سیکھنا جائز ہے۔ امام اعظم اور امام مالک اور امام احمد کے نزدیک جادوگر کو بطور حد قتل کرنا واجب ہے، کیونکہ وہ ڈاکو کے حکم میں ہے۔ امام شافعی کے نزدیک جادوگر کو قتل نہیں کیا جائے گا۔(۷۱)(فقہ کے ائمہ کی آرا بہت اہم ہیں، البتہ کسی بھی ملک میں جو قانون بنے گا، اُسی پر عمل کیا جائے گا۔ البتہ قانون سازی کے عمل کے دوران مختلف فقہا کی آرا پیش کی جا سکتی ہیں، البتہ جب کسی ملک کی طے شدہ مقننہ جو بھی قانون قرآن و حدیث کی روشنی میں بنائے گی' اُس ملک میں وہی قانون نافذ العمل ہو گا۔ مدیر)

ملکی سطح پر قانونی سازی کا لائحہ عمل:

ایوان بالا میں یہ بل پیش کیا ہے کہ جنتر، منتر، جادو ٹونہ اب نہیں چلے گا، کالا جادو کرنے اور کرانے والے کو کم سے کم دو سال قید اور دو لاکھ روپے جرمانہ کیا جائے گا۔ کفن یا تابوت چوری کی سزا پانچ سال قید، پانچ لاکھ روپے جرمانے تک ہو گی۔ کالے جادو کے لیے قبر کھولنے، میت نکالنے پرے سال سزا، ایک لاکھ روپے جرمانہ ہو گا، کالے جادو کے لیے مردے کے جسم کے حصے کو کھانے پر ۱۴ سال قید اور ۱۰ لاکھ روپے تک جرمانہ کیا جائے، مسمار شدہ قبر پر کالا جادو کرنے کی سزا 3 سال اور ایک لاکھ روپے تک جرمانہ ہو گا، جادو ٹونے کا مواد جمع، تیار یا فروخت کرنے پر 3 ماہ تک قید اور جرمانہ ہو گا، بل کے مطابق جادو ٹونے سے متعلق اشتہار، اشعار یا کتابیں بیچنے اور خریدنے پر پابندی ہو گی، جادو ٹونے کے لیے کسی کو حبس بے جا میں رکھنے پر قید کی سزا اور جرمانہ ہو گا، جادو ٹونے کی غرض سے کسی شخص یا املاک کو نقصان پہنچانے پر قید کی سزا اور جرمانہ ہو گا، عامل کو تحفظ دینے کی سزا ۶ ماہ قید اور جرمانہ ۵۰ ہزار روپے تک ہو گا، کسی شخص پر عامل ہونے کا غلط الزام لگانے پر بھی قید اور جرمانے کی سزا ہو گی، مقدمہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کے سامنے قابل سماعت ہو گا۔ اگر ان سزاؤں پہ پورا عمل ہو تو یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ ملک سے جادوگروں کا خاتمہ کیا جا سکے گا۔(۷۲)

مراجع وحواشی

(۱) سورۃ الاعراف، آیت: ۱۱۶　　(۲) سورۃ طٰہٰ، آیت: ۶۶　　(۳) سورۃ البقرۃ، آیت ۱۰۲
(۴) اصفہانی، ابوالقاسم حسین بن محمد راغب۔ المفردات فی غریب القرآن۔ بیروت، لبنان: دارالعلم دارالشامیۃ۔ ج۱، ص ۴۰۰
(۵) فیروز آبادی، علامہ مجد الدین محمد بن یعقوب شیرازی۔ القاموس المحیط۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث۔ ج۲، ص۶۷۹
(۶) ابن منظور، ابوالفضل جمال الدین محمد بن مکرم الانصاری۔ لسان العرب۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔ ج۴ ص۳۴۸

(۷) زبیدی، ابوفیضا السید محمد مرتضی حسینی واسطی حنفی۔ تاج العروس من جواھر القاموس۔ بیروت، لبنان: دار الھدایۃ۔ ج ۱۱، ص ۵۱۶
(۸) ابن کثیر، ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر۔ تفسیر القرآن العظیم۔ بیروت، لبنان: دار طیبہ للنشر والتوزیع۔ ج ۱ص ۳۷۱
(۹) بیضاوی، ناصر الدین ابی سعید عبداللہ بن عمر بن محمد شیرازی بیضاوی۔ انوار التنزیل واسرار التاویل۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔ ج ۱، ص ۳۷۲
(۱۰) خازن، علی بن محمد بن ابراہیم بن عمر بن خلیل۔ لباب التاویل فی معانی التنزیل۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔ ج ۱، ص ۸۷
(۱۱) بیضاوی، ج ۱، ص ۳۷۲
(۱۲) المظہری، قاضی ثناء اللہ پانی پتی العثمانی المظہری۔ التفسیر المظہری۔ بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی۔ ج ۱، ص ۱۰۶
(۱۳) سورۃ البقرۃ، آیت ۱۰۲ (۱۴) سورۃ طٰہٰ، آیت: ۶۹ (۱۵) سورۃ الانبیاء، آیت: ۳
(۱۶) سورۃ طٰہٰ، آیت: ۶۶ (۱۷) سورۃ الفلق، آیت ۴ (۱۸) سورۃ الاعراف، آیت ۱۱۶
(۱۹) سورۃ یونس، آیت: ۸۱ (۲۰) سورۃ طٰہٰ، آیت: ۷۳
(۲۱) صدر الشریعہ، مولانا نعیم الدین۔ تفسیر خزائن العرفان۔ لاہور۔ پاکستان: ضیاء القرآن پبلی کیشنز۔ بقرۃ: ۱۰۲
(۲۲) ابن جوزی، ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ۔ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ بیروت، لبنان: المکتبۃ الاسلامی۔ ج ۱، ص ۱۲۱
(۲۳) صدر الشریعہ، بقرۃ: ۱۰۲ (۲۴) ایضاً، تحت سورۃ الفلق
(۲۵) بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ۔ ج ۵ص ۲۱۷۴، الرقم الحدیث: ۵۴۳۰
(۲۶) بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ۔ السنن الصغریٰ۔ کتاب الدیات، المکتبۃ الشاملۃ۔ رقم: ۳۳۷۷، ج ۲، ص ۴۴۵
(۲۷) بخاری۔ کتاب الوصایا، حدیث: ۲۶۱۵
(۲۸) بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق بصری۔ المسند۔ المدینۃ المنورۃ: مکتبۃ العلوم والحکم۔ رقم الحدیث: ۳۵۷۸، ج ۹ص ۵۲
(۲۹) احمد بن حنبل، ابوعبداللہ شیبانی۔ المسند۔ مسند الکوفیین، قرطبۃ، قاھرۃ: مؤسسۃ۔ رقم الحدیث: ۱۹۵۸۷، ج ۴، ص ۳۹۹
(۳۰) ملا علی قاری، علی بن سلطان محمد نورالدین حنفی۔ مرقاۃ المفاتیح۔ کتاب الحدود، بیروت، لبنان: دار الفکر۔ ج ۱۱، ص ۲۹۶
(۳۱) تفتازانی، سعد الدین مسعود بن عمر بن عبداللہ۔ شرح المقاصد۔ المبحث التاسع، پاکستان: دار المعارف النعمانیۃ۔ ج ۲، ص ۲۰۵
(۳۲) ایضاً، ص ۲۰۶ (۳۳) ایضاً، ص ۲۰۶ (۳۴) سورۃ الفلق، آیت ۴
(۳۵) خازن، ج ۱، ص ۸۷ (۳۶) ایضاً،
(۳۷) ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن احمد الکنانی المصری الشافعی۔ فتح الباری۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔ کتاب الطب، ج ۱۰، ص ۲۲۳
(۳۸) بخاری، کتاب الطب، ج ۵ص ۲۱۷۴، رقم: ۵۴۳۰ (۳۹) احمد بن حنبل، رقم الحدیث: ۸۵۴۴، ج ۲، ص ۳۰
(۴۰) تفتازانی، ج ۲، ص ۲۰۷ (۴۱) سورۃ المائدۃ، آیت ۶۷ (۴۲) تفتازانی، ج ۲، ص ۲۰۷
(۴۳) سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۴۷، ۴۸ (۴۴) تفتازانی، ج ۲، ص ۲۰۷ (۴۵) سورۃ طٰہٰ، آیت: ۶۶
(۴۶) تفتازانی، ج ۲، ص ۲۰۷ (۴۷) ابن حجر عسقلانی، کتاب الطب، باب السحر، ج ۱۰، ص ۲۲۳ (۴۸) خازن، ج ۱، ص ۸۸
(۴۹) ترمذی، محمد بن عیسیٰ۔ السنن۔ کتاب الحدود، بیروت، لبنان: داراحیاء التراث۔ ج ۴، ص ۶۰، رقم ۱۴۶۰
(۵۰) بیہقی، رقم: ۱۶۹۴۰، ج ۲ص ۳۷۶ (۵۱) خازن، ج ۱، ص ۸۸
(۵۲) مالک، ابنِ انس بن مالک اصبحی۔ المؤطا۔ کتاب العقول، مؤسسۃ، المکتبۃ الشاملۃ۔ رقم: ۳۲۴۷، ج ۵ص ۱۲۸۱
(۵۳) ابن عابدین شامی۔ ردالمحتار علی الدر المختار۔ المقدمۃ، المکتبۃ الشاملۃ۔ ج ۱ص ۱۰۶
(۵۴) فیروزالدین۔ فیروز اللغات۔ لاہور، پاکستان: فیروز سنز۔ ص ۸۷۶ (۵۵) ابن عابدین شامی، ج ۱ص ۱۰۶
(۵۶) ابن کثیر، سورۃ البقرۃ، ۱۰۲، ج ۱ص ۳۶۷ (۵۷) خازن، ج ۱، ص ۸۸
(۵۸) نووی، ابو زکریا محی الدین یحییٰ بن شرف بن مری۔ شرح النووی۔ کتاب الایمان، بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔ رقم: ۱۷۶، ج ۶، ص ۱۸۶
(۵۹) ابن حجر عسقلانی، کتاب الطب، باب السحر، ج ۱۰، ص ۲۲۵
(۶۰) دردیر، الشیخ ابوالبرکات سیدی احمد المالکی۔ الشرح الکبیر۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔ ج ۴، ص ۳۰۲
(۶۱) ابن قدامہ، ابومحمد عبداللہ بن احمد المقدسی۔ المغنی۔ کتاب المرتد، بیروت، لبنان: دار الفکر۔ ج ۱۰، ص ۱۰۴ تا ۱۱۱

(۶۲) نظام الدین بلخی،وجماعۃ العلماء۔الفتاوی الھندیۃ۔کتاب الکراھیۃ،کوئٹہ،پاکستان،المکتبۃ الرشیدیۃ۔ج۴،ص۲۷۶

(۶۳) ابن عابدین شامی،ج۱ص۱۰۶　(۶۴)ایضاً،المقدمۃ،ج۱۶،ص۳۰۶،۳۰۵ (۶۵)نووی،رقم:۲۱۷۶،ج۲،ص۱۸۶

(۶۶) دردیر،الشیخ ابوالبرکات سیدی احمد المالکی۔الشرح الکبیر۔ج۴،ص۳۰۲،بیروت،لبنان: دارالفکر۔

(۶۷) ابن قدامہ،ج۱۰،ص۱۰۴تا۱۱۱　(۶۸)سورۃ البقرۃ،آیت۱۰۲　(۶۹)ابن قدامہ،ج۱۰،ص۱۰۴تا۱۱۱

(۷۰) مرداوی،ابوالحسن علاءالدین المقدسی۔الانصاف۔کتاب الدیات،بیروت،لبنان: داراحیاء التراث العربی۔ج۱۶،ص۱۱۶

(۷۱) سعیدی،علامہ غلام رسول۔تبیان القرآن۔لاہور،پاکستان:فرید بک سٹال۔سورۃ البقرۃ: ۱۰۲،ج۱،ص۴۹۱

(۷۲) مسرت قیوم،(۲۰۱۷)میثاقِ حق،کالم نوائے وقت،۲۲ستمبر